احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعرات 9- مارچ 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 9- مارچ 2000ء - 3 ذوالحجہ 1421 ہجری - 9 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 57

شیطان سے پناہ کی دعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے لئے یہ دعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیمؑ بھی اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے لئے انہی الفاظ میں پناہ مانگتے تھے۔

میں اللہ کے کامل اور مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر شیطان سے، ہر موذی جانور سے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء - باب واتخذ اللہ حدیث نمبر 3191)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں دعویٰ سے کہتا ہوں اور میں ایسی صداقت پر قائم کیا گیا ہوں اور یہی حق ہے کہ جب تک خدائے قہار کی معرفت تام نہ ہو اور اس کی قوتوں اور طاقتوں کی ایک شمشیر برہنہ نظر نہ آجاوے انسان بدی سے بچ نہیں سکتا۔

بدی ایک ایسا ملکہ ہے جو انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے اور دل بے اختیار ہو ہو کر قابو سے نکل جاتا ہے۔ خواہ کوئی یہ کہے کہ شیطان حملہ کرتا ہے۔ خواہ کسی اور طرز پر اس کو بیان کیا جاوے۔ یہ ماننا پڑے گا کہ آج کل بدی کا زور ہے اور شیطان اپنی حکومت اور سلطنت کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ بدکاری اور بے حیائی کے دریا کا بند ٹوٹ پڑا ہے اور وہ اطراف میں طوفانی رنگ میں جوش زن ہے۔ پس کس قدر ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہر مصیبت اور مشکل کے وقت انسان کا دستگیر ہوتا ہے اس وقت اسے ہر بلا سے نجات دے۔ (-) جب ہمیں یہ محسوس ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ بدی سے نفرت کرتا اور نیکی کو پیار کرتا ہے اور نیکیوں کو عزیز رکھتا ہے تو ہم دیوانہ وار نیکیوں کی طرف دوڑیں گے اور گناہ کی زندگی سے دور بھاگیں گے۔ یہی ایک اصول ہے جو نیکی کی قوت کو طاقت بخشتا اور نیکی کے قویٰ کو تحریک دیتا ہے اور بدی کی قوتوں کو ہلاک کرتا اور شیطان کی ذریت کو شکست دیتا ہے۔

جب واقعی طور پر اس آفتاب کی طرح جو اس وقت دنیا پر چمکتا ہے خدا پر ہمیں یقین حاصل ہو جاوے اور ہم خدا کو گویا دیکھ لیں، تو یقیناً ہماری سفلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور اس کے بجائے ایک آسمانی زندگی پیدا ہو جاتی ہے، جیسے انبیاء علیہم السلام اور دوسرے راستبازوں کی زندگیاں تھیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرماں برداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے، جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لئے دور رہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور حرماں کا موجب ہیں ایسے لوگ ایک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں جس کا دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا اور انہیں وہ شربت پلایا جاتا ہے جس کا پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہوتا۔ انہیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔ انہیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے وہ لوگ جو اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور خدا کے ہاتھوں سے جس کا مسح نہیں ہوتا، وہ خدا سے دور جاتے ہیں اور شیطان کے قریب ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے۔ نہ ان کے پاس دلائل ہیں اور نہ تاثیرات۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 13-14)

جماعت احمدیہ زبان پاک کرنے کی مہم چلائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 4- فروری 2000ء میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آکر پھر خدا کو بھی گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا۔

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گندہ ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہرحال باہر نکلنا ہے جماعت احمدیہ ہے جو زبان پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیاں اور بد دعائیں نہ اٹھیں۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 12۔مارچ 2000ء

12-45 a.m. لقاء مع العرب۔
2-00 a.m. عربی پروگرام۔
2-25 a.m. چلڈرنز کلاس۔ حضور کے ساتھ۔
3-30 a.m. ایم ٹی اے ورائٹی پیشکش ایم ٹی اے پاکستان۔
3-50 a.m. ملاقات جرمن دوستوں سے
5-00 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-45 a.m. کوئز خطبات امام۔
6-15 a.m. لقاء مع العرب۔
7-15 a.m. کینیڈین ہورائزن۔ چلڈرنز کلاس۔
8-15 a.m. اردو کلاس
9-30 a.m. ڈینش زبان سیکھئے
9-55 a.m. چلڈرنز کلاس۔ حضور کے ساتھ۔
11-05 a.m. تلاوت۔ سیرۃ النبی ﷺ۔ خبریں
12-10 p.m. کوئز۔ خطبات امام۔
12-35 p.m. مجلس عرفان۔
1-50 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-40 p.m. چینی زبان سیکھئے۔
6-10 p.m. ینگ لجنہ سے ملاقات
7-10 p.m. بنگالی سروس۔
8-10 p.m. خطبہ جمعہ۔ دوبارہ۔
9-25 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ سیرۃ النبی ﷺ
11-30 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوموار 13۔مارچ 2000ء

12-40 a.m. لقاء مع العرب۔
1-40 a.m. بوسنین آئٹم۔ احمدیت اور بوسنین احباب
2-00 a.m. درس القرآن (1995ء)
3-55 a.m. ینگ لجنہ سے ملاقات۔
5-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کلاس
6-05 a.m. لقاء مع العرب۔
7-15 a.m. ڈاکو منٹری۔ مصر کی عبادت گاہیں۔
7-35 a.m. ایم ٹی اے امریکہ۔ عید سپیشل
7-55 a.m. اردو کلاس۔
9-10 a.m. چینی زبان سیکھئے۔
9-55 a.m. ینگ لجنہ سے ملاقات۔
11-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
11-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-55 a.m درس القرآن۔1995ء
1-45 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس۔
3-55 p.m. انڈونیشین سروس۔ خطبہ جمعہ۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 p.m. نارویجین زبان سیکھئے
6-05 p.m. فرنچ پروگرام۔
7-10 p.m. بنگالی سروس۔
8-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس
9-20 p.m. چلڈرنز کلاس۔
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
11-15 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 14۔مارچ 2000ء

12-35 a.m لقاء مع العرب۔
1-35 a.m. ترکی پروگرام۔ بحث
2-05 a.m. جرمن پروگرام۔
3-05 a.m. ایم ٹی اے ورائٹی۔ بیت بازی۔
3-30 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔
4-30 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کلاس۔
6-10 a.m. لقاء مع العرب۔
7-20 a.m. ایم ٹی اے سپورٹس۔ کبڈی میچ
8-05 a.m. اردو کلاس۔
8-30 a.m. سفر ہم نے کیا
9-20 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
10-00 a.m. فرنچ پروگرام۔
11-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کلاس
12-15 p.m. پشتو پروگرام۔
1-20 p.m. دینی تعلیمات۔
2-05 p.m. لقاء مع العرب۔
3-10 p.m. اردو کلاس۔
4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 p.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
6-00 p.m. بنگالی ملاقات۔ نیا پروگرام
7-00 p.m. بنگالی سروس۔
8-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ وقف نو آئٹم
9-35 p.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
9-55 p.m. جرمن سروس۔
11-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-20 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غزل

یہ رات ہے تو رات بسر ہو کے رہے گی
پھیلے گا اجالا تو سحر ہو کے رہے گی

کب تک ہے بھلا چشم فسوں ساز پہ در بند
اترے گا فسوں سب کو خبر ہو کے رہے گی

منظر جو سہانے تھے کبھی مٹ نہیں سکتے
صورت وہی پھر پیشِ نظر ہو کے رہے گی

اک لَے تھی کہ جس لَے پہ تھا گردش میں زمانہ
محفل وہ بپا بارِ دگر ہو کے رہے گی

بھٹکے گا زمانہ کوئی رستہ نہ ملے گا
پھر پیشِ نظر راہِ سفر ہو کے رہے گی

حامد یہ تری چشم فسوں ساز کی چشمک
وہ شخص جدھر ہوگا ادھر ہو کے رہے گی

حمید المحامد حامد

بدھ 15۔مارچ 2000ء

12-25 a.m. لقاء مع العرب۔
1-35 a.m ایم ٹی اے ناروے فلاسفی آف دی ٹیچنگز
1-55 a.m. ملاقات بنگالی دوستوں سے۔
2-55 a.m. ہماری کائنات۔ ٹیلی سکوپ اور ستارے۔
3-20 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
4-35 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
5-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن
5-55 a.m. لقاء مع العرب۔
7-00 a.m. ملاقات۔ بنگالی دوستوں سے۔
8-00 a.m. اردو کلاس۔
9-10 a.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
9-45 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن
12-00 p.m. سواحیلی پروگرام۔ مذاکرہ
1-05 p.m. ہماری کائنات۔ ٹیلی سکوپ اور ستارے
1-40 p.m. لقاء مع العرب۔
2-55 p.m. اردو کلاس۔
4-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 p.m. سپینش زبان سیکھئے۔
6-05 p.m. اطفال کی ملاقات۔ نیا پروگرام۔
7-05 p.m. بنگالی سروس۔
8-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس
9-15 p.m. چلڈرنز کارنر۔ وقف نو آئٹم
9-55 p.m. جرمن سروس۔

جمعرات 16۔مارچ 2000ء

12-10 a.m لقاء مع العرب۔
1-25 a.m. ایم ٹی اے فرانس۔ کوئز پروگرام۔
1-50 a.m. اطفال کی ملاقات
2-55 a.m. درثمین
3-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
4-30 a.m. سپینش زبان سیکھئے
5-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
5-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ کوئز قرآن کریم۔
6-00 a.m. لقاء مع العرب۔
7-05 a.m. اطفال کی ملاقات
8-05 a.m. اردو کلاس۔
9-10 a.m. سپینش زبان سیکھئے
9-50 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
11-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ کوئز قرآن کریم۔
12-05 p.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ
1-05 p.m. درثمین
1-45 p.m. لقاء مع العرب۔
3-05 p.m. اردو کلاس۔
4-00 p.m. انڈونیشین سروس
5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
5-40 p.m. عربی زبان سیکھئے
5-55 p.m. لقاء مع العرب۔ نیا پروگرام۔
6-55 p.m. بنگالی سروس۔
8-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس
9-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس
9-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔ عید شو
9-55 p.m. جرمن سروس

پبلشر آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

تھی اس کی ذات مشعل انوار آگہی

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب: نظام جماعت سے محبت۔ والدین کی اطاعت۔ طلباء کی دلجوئی۔ ایثار

احباب جماعت کے بیان کردہ حسین و دلکش واقعات

احمدیت کی برکت

مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب کی تحریر۔ (1985ء)

"دو سال قبل کراچی کی ایک محفل کا واقعہ مجھے یاد ہے برادرم رفیع الدین احمد ابن ڈاکٹر کرنل تقی الدین احمد صاحب کے ہاں حضرت چوہدری صاحب کا عشائیہ تھا۔ شہر کے معززین مدعو تھے۔ ان میں جج حضرات کچھ جرنیل اور دوسرے اعلیٰ افسران اور تاجر صاحبان بھی تھے۔ ایک صاحب نے سوال کیا کہ چوہدری صاحب آپ نے یہ بلند مقام کیسے حاصل کیا۔ حضرت چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ جب میں نے شروع میں سیالکوٹ میں وکالت شروع کی تو بعض مقدمات میں اللہ تعالیٰ نے مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائی' حضرت فضل عمر نے میری رہنمائی فرمائی اور مقدمات بھی دیئے۔ میری کامیابی کو دیکھ کر بعض وکلاء اور معززین میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کے پاس استعداد موجود ہے آپ بلند مقام حاصل کریں گے' لیکن صرف ایک کمی ہے جو کہ آپ کی ترقی میں روک بن سکتی ہے اور وہ ہے احمدیت۔ اگر آپ احمدی نہ ہوتے تو اعلیٰ مقام تک پہنچتے۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ اگر مجھ میں کوئی خوبی ہے تو وہ یہ ہے کہ میں احمدی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اگر مجھے کوئی مقام دینا ہے تو اسی خوبی کے طفیل ہی ملے گا ورنہ میں اپنے آپ کو کسی قابل نہیں پاتا۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا آج دیکھیں خدا تعالیٰ نے مجھے احمدیت کے طفیل اور اپنے بزرگ امام کی دعاؤں کے طفیل دنیا کے بلند ترین مقام سے نوازا۔ یعنی انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کا صدر جو کہ عدلیہ کا بلند ترین مقام ہے اور جنرل اسمبلی کا صدر جو کہ یو این او کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ یہ دونوں مقام اکٹھے آج تک کسی کو نہیں ملے۔ مکرم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میری خواہش ہے اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی یہ دونوں مقام کسی احمدی کو ہی ملیں گے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 151)

مکرم چوہدری برکت علی ننگلی صاحب ایک نظارہ بیان کرتے ہیں۔

"1963ء سے 1966ء تک کے عرصہ میں کسی جلسہ سالانہ کا ذکر ہے۔ جلسہ کے وقت سٹیج کے گیٹ پر میں آگے تھا اور حضرت چوہدری صاحب مجھ سے پیچھے تھے۔ میں داخل ہونے لگا تو ڈیوٹی پر موجود کارکن نے ٹکٹ طلب کیا میں نے دکھایا۔ حضرت چوہدری صاحب نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ ٹکٹ گھر پر بھول آئے ہیں۔ فوراً آگے بڑھنے کی بجائے چند قدم پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوگئے اور کسی کو دوڑایا کہ فوراً جاکر ٹکٹ لے آؤ۔ جب تک ٹکٹ نہ آگیا اندر داخل نہ ہوئے حالانکہ آپ ایسے مرتبہ کے بزرگ تھے کہ آپ سے کسی نے ٹکٹ کا پوچھنا ہی نہیں تھا۔ لیکن آپ اس کا خیال کئے بغیر خاصی دیر تک علیحدہ ہو کر کھڑے رہے۔ اور جب گھر سے ٹکٹ آگیا تو سٹیج پر تشریف فرما ہوگئے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 161)

والدین سے محبت اور فرمانبرداری

فزکس لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا بیان:۔

"انہیں اپنی والدہ صاحبہ سے' جو مدت ہوئی فوت ہو چکی ہیں' جس قدر محبت تھی اس کا اور جو سبق انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ سے سیکھے ان کا وہ ہمارے سامنے اکثر تذکرہ کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی کتاب کے صفحہ 297 پر اپنی والدہ کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ "جس آدمی کو ہم پسند کرتے ہیں اس سے مہربانی کرنا کوئی نیکی نہیں ہے نیکی یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے مہربانی کا سلوک کریں جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔" اسی طرح وہ فرمایا کرتی تھیں:۔ "دوستی وہ ہے جو ہمیشہ قائم رہے۔ وقتی دوستی' دوستی نہیں ہوتی۔"

(خالد دسمبر 1985ء صفحہ 59)

محترم بشیر احمد خان رفیق سابق امام بیت الفضل لندن کا مشاہدہ:۔

"مجھے وہ سماں بھی کبھی نہ بھولے گا جب آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی قبر پر دعا کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ کی حالت اس قدر غیر تھی کہ یوں لگتا تھا گویا آپ کسی اور جہاں میں ہیں۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور سینہ یوں شدت غم سے ابل رہا تھا جیسے ہانڈی چولہے پر ابل رہی ہو۔ دیر تک آپ کی یہ کیفیت رہی۔ اگلے دن فرمایا کہ میں اپنی والدہ صاحبہ کی قبر پر ایسے وقت میں جانا چاہتا ہوں جب میں اکیلا ہوں۔ چنانچہ اگلے ہی روز بہت منہ اندھیرے آپ ان کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی بھی اپنے والد صاحب کے حکم سے سرتابی نہیں کی۔ ایک دن والد صاحب نے مجھے ڈانٹا کہ تم سکول کیوں نہیں گئے اور حکم دیا کہ ابھی بستہ اٹھاؤ اور سکول جاؤ۔ میں فوراً تعمیل حکم میں سکول چل دیا حالانکہ سکول بند تھا۔ سکول سے واپس آیا تو والد صاحب کے دریافت کرنے پر میں نے عرض کیا کہ آج سکول میں تعطیل ہے۔"

(خالد دسمبر 1985ء صفحہ 86)

والدہ کی دعاؤں کا نتیجہ

مکرم نصیب اللہ قمر صاحب کا بیان:۔

آپ اپنی والدہ سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کے متعلق آپ نے "میری والدہ" کے عنوان سے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ خدا نے میری سب خواہشیں پوری کی ہیں۔ بس اب ایک خواہش اور ہے وہ یہ کہ میں اپنی والدہ کے پاس پہنچ جاؤں اور ان کی خدمت کروں۔ آپ نے اپنی والدہ کی ایک بڑے سائز کی تصویر اپنے سامنے لگائی ہوئی تھی۔ ایک دفعہ میں آپ کو بازو سے تھام کر اندر سے باہر کے بڑے کمرے میں لا رہا تھا۔ سامنے تصویر تھی...... فرمایا کہ یہ میری پیاری والدہ ہیں۔ میں تو کچھ چیز نہ تھا۔ جو کچھ بھی مجھے مرتبہ ملا ہے محض خدا کے فضل اور حضور کی شفقت اور میری والدہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔"

(خالد دسمبر 85ء صفحہ 145)

محترم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر ضلع لاہور بیان فرماتے ہیں:۔

"جب بھی طبیعت ناساز ہوتی ہمیشہ اپنی بیٹی کو بلایا کرتے تھے۔ مجھ سے بارہا کہا کہ امۃ الحئی کے آجانے سے مجھے اطمینان ہو جاتا ہے اور وہ کچھ ایسا کرتی ہے کہ میری طبیعت سے بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ کئی مرتبہ اپنی بیٹی کو پاس بٹھا کر جبکہ خود لیٹے ہوتے تھے فرمایا کرتے تھے تم اونچی آواز میں دعائیں پڑھو۔ میں تمہارے ساتھ دہراؤں گا اس سے مجھے بہت سکون ملتا ہے اور باپ بیٹی یہ عمل دیر تک کرتے رہتے تھے...... اس بات کا اظہار فرماتے کہ تمہاری شکل بے بے جی سے ملتی ہے۔ ایک دفعہ امۃ الحئی دفعتہً کمرے میں آئیں اور کوئی بات ایسی محبت سے عرض کی کہ باباجی نے یکدم اوپر دیکھا تو آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔ ایسی حالت ہوگئی کہ امۃ الحئی جس قدر تسلی اور شفقت سے اس حالت سے نکالنے کی کوشش کرتیں اسی قدر اثر زیادہ ہوتا۔ یہاں تک کہ امۃ الحئی کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہاں ٹھہرے اور اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ باباجی نے فرمایا آج امۃ الحئی کو دیکھ کر تو یوں لگا کہ بے بے جی ہیں اور طبیعت بے چین ہوگئی۔ تین روز تک یہ حالت رہی کہ تمام وقت آنسو رواں رہے۔ اور باپ بیٹی دونوں ایک ایسی حالت میں تھے کہ نہ باپ کو جذبات پر ایسا قابو آیا کہ وہ بیٹی کو بلائے اور نہ ہی بیٹی کو ہمت ہوئی کہ باپ کے پاس جائے۔ جذبات محبت سے مغلوب ایک دوسرے کی خیریت معلوم کر لیتے تھے۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 142)

بے بے جی بہت اداس ہیں

جناب ثاقب زیروی صاحب کی زبانی یہ رقت انگیز واقعہ سنئے۔

"میں (1970ء میں لندن سے) پاکستان کو واپسی کے لئے تیار ہوا۔ اور سلام کے لئے حاضر ہوا تو اٹھ کر از راہ کرم گستری مجھے معانقہ سے نوازا۔ میری پیشانی پر بوسہ دیا اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بصد ادب ہدیہ سلام نذر کرنے کے لئے کہا۔ میں نے معانقہ کے دوران (سرگوشی کے سے انداز میں دعائیہ رنگ میں) کہا اللہ آپ کو لمبی صحت والی اور برکتوں اور مسرتوں بھری زندگی عطا فرمائے۔ آپ کی شفقتوں نے میرے اس سفر کو ایک یادگار و ایمان افروز سفر بنا دیا" فرمایا "جزاک اللہ احسن الجزاء" لیکن لمبی زندگی کی دعا نہ کیجئے وہاں بے بے جی بہت اداس ہیں۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 158)

طالب علموں کی دلجوئی و غمخواری

فزکس لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی دلآویز یادیں

"ذاتی طور پر میرا پہلا رابطہ ان سے اس وقت ہوا جب اکتوبر 1946ء میں میں نے کیمبرج یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان کا سفر اختیار کیا۔ ہمارا جہاز جس کا نام پی اینڈ او فرینکونیا (P and O Franconia) تھا لور پول میں لنگر انداز ہوا۔ وقت صبح کا تھا' سردی شدید اور کہر ہر طرف چھائی ہوئی' ایسے وقت اور ایسے موسم میں چوہدری صاحب اپنے بھتیجے سے ملنے کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے جو فرینکونیا جہاز میں میرا ہم سفر تھا۔ اس زمانہ میں چوہدری صاحب ہندوستان کی وفاقی عدالت کے جج تھے۔ جب ہم جہاز سے اترے تو میرے بھاری بکس جن میں میں نے ریاضیات کی کتب بھر رکھی تھیں کسٹم والوں کے شیڈ میں پڑے ہوئے تھے۔ جنگ کے بعد کے حالات کی وجہ سے وہاں قلی ناپید تھے۔ چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ بکس کو ایک طرف سے تم پکڑو اور دوسری طرف سے میں پکڑتا ہوں۔ ہم مل کر

اس کو ٹرین تک لئے چلتے ہیں۔ جو مسافروں کی منتظر ہے۔ ایک ناچیز طالب علم کے لئے یہ ایک بڑا حیران کن استقبال تھا۔ کیونکہ اسے اس سے قبل اتنی عظیم شخصیت کی طرف سے اپنے مرتبہ و مقام سے اس درجہ بے نیازی کے مظاہرے کا پہلے کبھی تجربہ نہیں ہوا تھا۔ ہم نے لندن تک اکٹھے ہی سفر کیا۔ سفر کے دوران وہ مجھے بتلاتے رہے کہ انگلستان کے دیہی علاقہ میں کیا کیا حسن پنہاں ہیں۔ وہ برطانیہ کے دیہی علاقوں کے قدرتی مناظر کے بے حد دلدادہ تھے۔ موسم بہت سرد تھا انہوں نے یہ دیکھ کر کہ سردی کے زیر اثر مجھ پر کسی قدر کپکپی طاری ہے اپنا ایک گرم کوٹ جو بہت دبیز اور موٹا تھا مجھے عنایت کیا۔ یہ کوٹ چالس سال تک زیر استعمال رہنے کے باوجود آج بھی گھر کے اندر قابل استعمال حالت میں موجود ہے۔"

(خالد دسمبر 1985ء صفحہ 54 '53)

محترم لئیق احمد طاہر صاحب بیان کرتے ہیں:۔

"نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا آپ کو ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ کئی سال تک ہر اتوار کے روز دو تین گھنٹے کے لئے نوجوانوں کے لئے جنرل نالج کی کلاس منعقد ہوتی رہی۔ اس کے روح رواں حضرت چوہدری صاحب ہی تھے۔ نوجوان دیوانہ وار اشتیاق سے اس میں شرکت کرتے۔ آپ اس کلاس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعض کتب امتحان کے لئے بھی مقرر فرماتے۔ چنانچہ ایک بار آپ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" امتحان کے لئے مقرر فرمائی۔ طلبہ کے تفصیلی پرچوں کے خود نمبر لگائے اور اپنی طرف سے انعامات تقسیم فرمائے۔ بڑے درد کے ساتھ نوجوان نسل کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے تھے۔

(خالد دسمبر 1985ء صفحہ 154)

جماعت برطانیہ کی تربیت اور اس کا پھل

مکرم بشیر احمد خان رفیق بیان کرتے ہیں:۔

"آپ جماعت برطانیہ کی تربیت کے لئے دن رات دعائیں کرنے کے علاوہ ان کی دینی ترقی کے لئے بھی ہمہ وقت کوشاں رہتے۔ ایک دفعہ مجھے فرمایا کہ یہاں ہماری نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے ان کی تربیت کی طرف خصوصی کوشش سے توجہ دینی چاہئے۔ ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ کم از کم ہفتہ میں ایک دفعہ نوجوانوں کو اکٹھا کر کے ان کو تربیتی امور پر لیکچر دیئے جائیں۔ خاکسار نے عرض کیا کہ لیکچر دینے کا کام اگر آپ کریں تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے فوراً حامی بھرلی اور ایک ڈیڑھ سال تک متواتر آپ ہفتہ واری سیمینار کو خطاب فرماتے رہے اور امتحان کے لئے پرچہ بھی خود ہی تیار فرما کر امتحان لیا۔ یہ وہی حضرت چوہدری صاحب کی تربیت یافتہ نسل ہے جو اب جوانی میں قدم رکھ چکی ہے۔ اور آج حضرت امام جماعت سے تعریفوں کے سرٹیفکیٹ حاصل کر رہی ہے۔ حضرت چوہدری صاحب کی تصانیف سے بالخصوص جماعت برطانیہ کو خاص فائدہ پہنچا۔ آپ کے خطبات جن کو برادرم چوہدری عبدالکریم صاحب آف لندن نے کیسٹوں کی صورت میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ مستقبل میں بھی احباب جماعت کی تعلیم و تربیت میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء ص 80)

"ریٹائرمنٹ کے بعد جب آپ مستقلاً انگلستان تشریف لے آئے تو آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ نوجوانوں میں قرآن مجید کا عشق پیدا کرنے کے لئے خصوصی کلاس کا اجراء کرنا چاہئے۔ چنانچہ خاکسار نے تعلیم القرآن کلاس کے نام سے یہ کلاس جاری کر دی۔ آپ نے سالہا سال تک اس کلاس میں فضائل قرآن پر لیکچرز دیئے۔ اور قرآنی علوم و معارف بیان فرماتے رہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو غضب کا حافظہ دیا تھا۔ جس حصہ قرآن پر درس دینا ہوتا وہ حفظ فرما لیا کرتے تھے اور وہ حصہ زبانی تلاوت کر کے درس دیا کرتے تھے۔ اس طرح آپ کو قرآن کریم کا بہت سارا حصہ حفظ ہو چکا تھا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 80)

جماعت کے مخالف مولوی کے بیٹے کو وظیفہ لگا دیا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے چوہدری صاحب کی غریب پروری کا ایک واقعہ سنئے:۔

"پاکستان بننے کے بعد ایک دو سال کی بات ہے۔ ہمارا اسکول ابھی چنیوٹ میں قائم تھا۔ ربوہ میں آبادکاری کے ابھی ابتدائی مراحل شروع ہوئے تھے۔ چنیوٹ میں ایک روایتی مخالف مولوی تھا۔ اس کے بیٹے نے اچھے نمبروں میں میٹرک پاس کیا تو مولوی صاحب کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ بیٹے کو کالج میں اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ لیکن غربت آڑے آ رہی تھی۔ اعلیٰ تعلیم کا کوئی سبب بنتا دکھائی نہ دے رہا تھا۔ اعلیٰ تعلیم کے اخراجات استطاعت سے باہر تھے۔ اس کے دل میں آئی کہ یہ جو نئے ملک کے وزیر' گورنر اور وزرائے اعلیٰ بنے ہیں ان کے دلوں میں شاید کسی کے لئے غریب پروری کا جذبہ نکل آئے۔ چنانچہ اس نے مرکزی وزراء' وزرائے اعلیٰ' گورنروں وغیرہ کی ایک فہرست بنائی اور سب کو رجسٹرڈ خطوط لکھنے شروع کئے۔ ان میں اس شخص نے اپنی مدد کرنے کی التجا کی تھی تاکہ وہ اپنے بچے کو پڑھا سکے لیکن ہوا یہ کہ کسی کی طرف سے مدد آنی تو کجا ایک نے بھی خط کا جواب اور رسید تک نہ دی۔ مولوی صاحب تھک ہار کر ناامید ہو چلے تھے کہ ایک دن انہیں خیال آیا کہ یہ قادیانی جس کا نام ظفراللہ خان ہے اس کو بھی مدد کے لئے لکھا جائے۔ ہے تو قادیانی اور کافر اور اس کو اور اس کے ہم مذہبوں کو دن رات گالیاں نکالنا ہی میرا کام ہے لیکن کیا حرج ہے اگر آزما کر دیکھ لیا جائے۔ چنانچہ اس نے ایک عدد رجسٹرڈ چٹھی حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے نام بھی لکھی اور جواب کا انتظار کرنے لگا۔ جواب آنے کی متوقع تاریخ سے ایک ہفتہ زیادہ گذر گیا۔ مولوی صاحب ناامید ہونے لگے کہ یہاں بھی کوئی توقع نہیں۔ آخر ایک دن اچانک اسے ایک خط ملا۔ اس نے کھولا تو پتہ چلا کہ یہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کا خط ہے۔ اس میں چوہدری صاحب نے سب سے پہلے خط کا جواب تاخیر سے دینے کی معذرت کی تھی۔ اس کے بعد اس مولوی کے نام تین سو روپے کا چیک تھا اور اس کے بیٹے کی پڑھائی کے لئے ماہانہ وظیفہ کی رقم کا وعدہ تھا اور یہ یقین دلایا گیا تھا کہ جب تک اس کا بیٹا تعلیم مکمل نہ کر لے اس وقت تک یہ وظیفہ جاری رہے گا۔ چونکہ اس مولوی کے نام چیک جماعتی امانت سے کیش ہونا تھا لہٰذا وہ یہ امانتی رقعہ لے کر ربوہ آیا اور اس نے ربوہ میں بھی اور چنیوٹ میں بھی سب کو بتایا۔"

(انصار اللہ نومبر 1985ء صفحہ 162)

حد درجہ ایثار و شفقت

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی گواہی پڑھیئے:۔

"چوہدری صاحب حاجتمندوں کے لئے بہت فراخدل تھے بلکہ ان کی فراخدلی قابل اعتراض حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ شاید لوگوں کو اس بات کا پوری طرح علم نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے زندگی بھر کا اندوختہ رفاہی کاموں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس کا بڑا حصہ بیت الفضل لندن کے امام اور دیگر رہائشی فلیٹس کی از سر نو تعمیر اور محمود ہال کی تعمیر پر صرف کیا گیا۔ بقیہ حصہ سے جو پانچ لاکھ ڈالر کے قریب تھا انہوں نے ایک رفاہی فاؤنڈیشن قائم کی جو "ساؤتھ فیلڈز ٹرسٹ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس ادارے سے ضرورت مندوں کو امداد ملتی ہے اور تعلیمی اغراض کے لئے بھی روپیہ صرف ہوتا ہے۔

ایک اتوار کو جب انہوں نے ناشتہ کی دعوت قبول فرماتے ہوئے ہمیں میزبانی کا شرف بخشا میرے بھائی نے ان سے شکوہ کیا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو عمومی طور پر نظرانداز کر دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا "میں نے ہدایت دے دی ہے کہ میری سالانہ پنشن جو قریباً تیس ہزار ڈالر ہوتی ہے' اس فاؤنڈیشن کے اکاؤنٹ میں براہ راست جمع کرا دی جائے جو میں نے قائم کی ہے۔ اس پنشن کا کوئی حصہ میں اپنے پاس نہیں رکھتا۔ البتہ میں نے ٹرسٹ سے یہ معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ مجھے ذاتی اخراجات کے لئے سات پونڈ ہفتہ وار ادا کرے گا نیز سال میں ایک بار جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے پاکستان جانے کا اکانومی کلاس کا کرایہ بھی دے گا۔" انہوں نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اللہ کی عنایت سے میں ایک اچھا ایڈووکیٹ ہوں لیکن ایک مقدمہ میں ہمیشہ ہار جاتا ہوں اور یہ مقدمہ وہ ہوتا ہے جس میں میں اپنی ذات کے لئے خود اپنی وکالت کی کوشش کرتا ہوں۔"

(خالد صفحہ 59 '58)

خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے آغاز پر

ناصر باغ جرمنی میں وقارِ عمل

خدام الاحمدیہ کے سال نو کے آغاز پر ریجن گروس گیراؤ کی طرف سے نماز تہجد اور وقار عمل کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ یکم نومبر ۹۹ء کو بیت الشکور ناصر باغ میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ جس میں 130 احباب حاضر ہوئے۔ محترم نیشنل امیر صاحب نے نماز کے بعد خدام سے خطاب کرتے ہوئے اپنی دلی خوشی کا اظہار فرمایا اور خدام و اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ ازاں بعد آپ نے ریجنل قائد منور اکمل فانی صاحب اور ریجنل ناظم وقار عمل مکرم راجہ اعجاز علی صاحب سے پروگرام کی تفصیلات دریافت فرمائیں۔ 6:15 پر وقار عمل کا آغاز کیا گیا۔ اس کے لئے خدام کی 11 ٹیمیں ترتیب دی گئیں جن میں سے 5 ٹیمیں صفائی کے لئے 2 ٹیمیں گوڈی اور کیاریاں صاف کرنے کے لئے ایک ٹیم کوڑا اٹھانے کے لئے ایک ٹیم کچن اور حصہ ضیافت کا فرش تبدیل کرنے کے لئے 2 ٹیمیں ناصر باغ میں موجود پرانے سامان کے بڑے سٹور کو خالی کرنے کے لئے اور ایک ٹیم لوہے کا کنٹینر بھرنے کے لئے تھیں۔ ان تمام کاموں کو سرانجام دینے کے لئے 85 خدام 22 اطفال اور 7 انصار بھائیوں نے حصہ لیا۔

اس وقار عمل میں سب سے مشکل کام لوہے کے بہت بھاری ٹکڑوں اور پرزوں کو کنٹینر میں اکٹھا کرنا تھا۔ جسے خدام نے بڑی محنت اور جوش سے سرانجام دیا۔ ناصر باغ کے عقب میں موجود سٹور کی بھی مکمل صفائی کی گئی اور ضروری اشیاء کو سمیٹ کر ایک جگہ ترتیب سے رکھا گیا۔ دوپہر 13:00 بجے 45 منٹ کے وقفہ برائے طعام و نماز کے بعد یہ وقار عمل 15:00 بجے تک جاری رہا۔ اس سارے وقار عمل کے دوران خدام نے بھرپور جوش اور جذبے کے ساتھ منظم طریق پر کام کیا۔ محترم نیشنل امیر صاحب نے اس پروگرام کو سراہتے ہوئے خدام کی نماز تہجد میں حاضری اور وقار عمل میں پرجوش شرکت کی تعریف فرمائی اور اس قابل تقلید مثال پر سب کو مبارکباد پیش کی۔

(ماہنامہ نورالدین جرمنی نومبر ۹۹ء)

محمد جاوید صاحب

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت

(9- مارچ 1907ء)

حضرت اقدس مسیح موعود کے عظیم الشان نشانات میں سے ایک نشان الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت ہے۔ جو 9۔ مارچ 1907ء کو واقع ہوئی۔

ڈوئی سکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا۔ 1847ء میں اس کی پیدائش ہوئی بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ آسٹریلیا چلا گیا جہاں 1872ء میں ایک کامیاب مقرر اور پادری کی حیثیت سے پبلک کے سامنے آیا کچھ عرصے بعد اس نے اعلان کیا کہ یسوع مسیح کے کفارے پر ایمان لانے سے بیماروں کو شفا دینے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قوت اس زمانے میں اسے بھی عطا کی گئی ہے 1888ء میں اپنے خیالات کو پھیلانے کے لئے سان فرانسسکو آ گیا سان فرانسسکو اور اس کے قرب و جوار اور دوسری مغربی ریاستوں میں کامیاب جلسے کرنے کے بعد 1893ء میں شکاگو میں اپنی خاص سرگرمیاں شروع کر دیں وہاں سے ایک اخبار "لیوز آف ہیلنگ" کے نام سے شروع کیا تھوڑے ہی عرصہ میں امریکہ کے طول و عرض میں شہرت پا گیا۔ اور اس کے ماننے والوں میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ اس ترقی کو دیکھ کر اس نے 22۔ فروری 1896ء کو ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی اور اس کا نام "کرسچن کیتھولک چرچ" رکھا۔ 1899ء یا 1900ء میں اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا اور اس فرقے کو "کرسچن کیتھولک اپاسٹلک چرچ" کا نام دے دیا۔ اپنی شہرت بڑھانے کے لئے اس نے صیحون نامی شہر کی بنیاد رکھی اور ظاہر کیا کہ مسیح اس شہر میں نازل ہوگا۔ اس سے اس کے متبعین کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا اور مالی آمد جو اسے سال کے شروع میں ملتی تھی اس میں تیس لاکھ سے زائد روپیہ ملنے لگا۔ اس ترقی کو دیکھ کر اپنے اخبار میں لکھنے لگا "اگر یہ ترقی اسی طرح جاری رہی تو ہم بیس سال کے عرصہ میں ساری دنیا کو فتح کر لیں گے"

ڈوئی کی دشمنی

ڈوئی شروع ہی سے آنحضرتؐ کی گستاخیاں کرتا تھا اور نازیبا کلمات استعمال کرتا تھا اپنے اخبار "لیوز آف ہیلنگ" میں 25۔ اگست 1900ء کو صاف لفظوں میں پیشگوئی کرتے ہوئے اس نے لکھا۔

"میں امریکہ اور یورپ کی عیسائی اقوام کو خبردار کرتا ہوں کہ اسلام مردہ نہیں ہے اسلام طاقت سے بھرا ہوا ہے اگرچہ اسلام کو ضرور نابود ہونا چاہئے محمڈن ازم کو ضرور تباہ ہونا چاہئے مگر اسلام کی بربادی نہ تو مضمحل لاطینی عیسویت کے ذریعہ ہو سکے گی نہ ہی بے طاقت یونانی عیسویت کے ذریعہ سے" مطلب اس کا یہ تھا کہ اسلام کی تباہی خود اس کے ذریعہ سے ہوگی حضرت مسیح موعود کو جب ڈوئی کے دعاوی کا علم ہوا تو آپ نے 8۔ اگست 1902ء کو ایک چٹھی لکھی جس میں حضرت مسیحؑ کی وفات اور سری نگر میں ان کی قبر کا ذکر کرتے ہوئے اسے مباہلہ کا چیلنج دیا نیز لکھا۔

"غرض ڈوئی بار بار یہ کہتا ہے کہ عنقریب یہ سب ہلاک ہو جائیں گے بجز اس گروہ کے جو یسوع مسیح کی خدائی مانتا ہے اور ڈوئی کی رسالت۔ اس صورت میں یورپ و امریکہ کے تمام عیسائیوں کو چاہئے کہ وہ بہت جلد ڈوئی کو مان لیں تا ہلاک نہ ہو جائیں..... ہم ڈوئی کی خدمت میں بہ ادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمے میں کروڑوں مسلمانوں کو مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایک سہل طریق ہے جس سے اس کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب بار بار مسلمانوں کو موت کی پیشگوئی نہ سنائیں بلکہ ان میں سے صرف اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے"

(ریویو آف ریلیجنز دسمبر 1902ء)

ڈوئی نے حضرت اقدس کے چیلنج کا جواب نہ دیا مگر امریکہ کے اخبارات نے اس چیلنج کو اچھے ریمارکس کے ساتھ یاد کیا چنانچہ ایک اخبار ارگونانٹ سان فرانسسکو نے اپنی یکم دسمبر 1902ء کی اشاعت میں بعنوان "اسلام و عیسائیت کا مقابلہ دعا" لکھا کہ "مرزا صاحب کے مضمون کا خلاصہ جو انہوں نے ڈوئی کو لکھا یہ ہے کہ:۔

ہم میں سے ہر ایک اپنے خدا سے دعا کرے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے خدا اسے ہلاک کرے یقیناً ایک معقول اور منصفانہ تجویز ہے"

جب ڈوئی نے حضور کو کوئی معقول جواب نہ دیا اور مباہلہ پر آمادگی کا اظہار بھی نہ کیا تو حضور نے 1903ء میں ایک چٹھی کے ذریعے اپنے مباہلہ کے چیلنج کو پھر دہراتے ہوئے لکھا کہ:۔

"میں ستر کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے لیکن میں نے اپنی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر ڈوئی مقابلے سے بھاگ گیا تب بھی سمجھو کہ صیحون پر جلد آفت آنے والی ہے۔"

(اشتہار 23۔ اگست 1903ء)

حضور کے اس چیلنج کا تذکرہ امریکہ کے بہت سے اخبارات میں ہوا جن میں سے 32 اخبارات (جن میں ذکر ہوا) کے مضامین کا خلاصہ حضرت اقدس نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں درج فرمایا ہے آخر جب پبلک نے بہت تنگ کیا اور ڈوئی کو جواب دینے پر مجبور کیا تو اس نے اپنے اخبار کے دسمبر کے پرچے میں لکھا کہ:

"ہندوستان کا ایک بے وقوف محمدی مسیح مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو کیوں اس شخص کو جواب نہیں دیتا مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کو جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔"

حضور کو جب ڈوئی کی اس گستاخی اور بے ادبی کی اطلاع ملی تو آپ نے اللہ کے حضور اس فیصلے میں کامیابی کے لئے زیادہ توجہ اور الحاح سے دعائیں کرنا شروع کر دیں۔

ڈوئی کی اخلاقی موت

خدائی قہر کی پہلی تجلی یوں ہوئی کہ یہ حقیقت "اخبار نیویارک ورلڈ" کے ذریعے سے منکشف ہوئی جب ملک میں عام چرچا ہونے لگا تو خود اس نے 25۔ ستمبر 1904ء کو اعلان کیا کہ وہ "چونکہ ڈوئی کا بیٹا نہیں اس لئے "ڈوئی" کا لفظ اس کے نام کے ساتھ ہرگز استعمال نہ کیا جائے"

(امریکہ کے ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کا عبرتناک انجام ص 53، 57)

فالج کا حملہ

اس اخلاقی موت کے ایک سال بعد یکم اکتوبر 1905ء کو اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا ابھی اس کے اثرات چل رہے تھے کہ 19۔ دسمبر 1905ء کو دوبارہ حملہ ہوا اور وہ اس بیماری سے لاچار ہو کر صیحون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔

جونہی ڈوئی نے صیحون سے باہر قدم نکالا مریدوں کو تحقیقات سے علم ہوا کہ وہ نہایت ناپاک، شرابی، تمباکو نوش انسان تھا۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک لاکھ سے زائد روپیہ اس نے بطور تحائف صیحون کی خوبصورت عورتوں کو دے دیا تھا۔ ان الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کر سکا نتیجتاً اپریل 1906ء کو اس کی کیبنٹ کے نمائندوں کی طرف سے ڈوئی کو تار دیا گیا کہ ہم تمہاری بجائے والوا کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں اور تمہاری منافقت، جھوٹ، غلط بیانیوں، فضول خرچیوں اور ظلم و استبداد کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہیں۔

ڈوئی کی عبرتناک موت

اس نے بڑی کوشش کی کہ عدالتوں کے ذریعے صیحون پر اور روپے پر قبضہ حاصل کرے لیکن ناکام رہا واپسی پر صیحون میں کوئی شخص اس کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا اپنے مریدوں کو مطیع بنانا چاہا مگر مایوسی کے سوا کچھ نہ ملا جسمانی حالت ایسی خراب تھی کہ خود ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا۔ بلکہ اس کے حبشی غلام اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے تھے اسی حالت میں وہ دیوانہ ہو گیا اور بالآخر 9۔ مارچ 1907ء کو صبح کے وقت بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کر گیا اور یوں خدا کے مامور کا ایک عظیم الشان نشان پورا ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم سے مدد لی گئی ہے)

☆☆☆☆☆☆

عورتوں کو نیک بنانے کا طریق

(فرمودہ حضرت مسیح موعود)

1۔ جس کو عورت کو صالح بنانا ہو۔ وہ آپ صالح بنے۔ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری سے عورتوں کو پرہیزگاری سکھا دیں۔ ورنہ وہ گناہ گار ہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔

2۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔

3۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جائے۔ کہ میرے خاوند جیسا کوئی نیک دنیا میں نہیں ہے۔ اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنے والا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جائے گا۔ تو ممکن نہیں کہ وہ نیکی سے باہر رہے۔

4۔ سب انبیاء اور اولیاء کی عورتیں نیک تھیں۔ اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں۔ تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ الرجال قوامون علی النساء۔ اس لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھائے گا۔ کچھ حصہ اس سے عورتیں لیں گی۔

(البدر مارچ 1903ء)

☆☆☆☆☆

محمود احمد اشرف صاحب

طلباء کے نفسیاتی مسائل

طالب علم کی قابلیت اور کارکردگی پر جو چیز سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے وہ اس کا اپنا ذہن ہے۔ اگر ایک طالب علم ذہنی وجذباتی طور پر آسودہ نہیں ہو گا تو اس کی تعلیمی کارکردگی بری طرح متاثر ہو گی۔ مثال کے طور پر عدم اعتماد کا شکار ایک طالب علم اپنے جیسے ذہین مگر پر اعتماد طالب علم سے بہتر کارکردگی نہیں دکھا سکتا سوائے اس کے کہ وہ زیادہ محنت کے ذریعے اپنی اعتماد کی کمی کو پورا کرے۔ یہ محض ایک منطقی بات نہیں ہے تعلیمی میدان میں تجربہ بتاتا ہے کہ نفسیاتی مسائل کا شکار طالب علم اپنی صلاحیتوں سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اگرچہ ہمارے ہاں گہرے نفسیاتی مسائل کے شکار طلباء کی تعداد زیادہ نہیں ہے مگر ایسے طلبا بہت سے ہیں جو ذہنی طور پر آسودہ نہیں ہیں۔ خصوصاً ایسے طلبا ہر کلاس میں مل جاتے ہیں جو کسی نہ کسی حد تک جذباتی عدم توازن کا شکار ہوتے ہیں۔ استاد کو اگر نفسیات پر کچھ دسترس ہو تو وہ نہ صرف ان طلبا کی بہت بہتر رنگ میں مدد کر کے ان میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے بلکہ عام ذہن رکھنے والے طلبا کی بہتر رہنمائی کر سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ طلبا کے نفسیاتی مسائل کا حل کیا ہے۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم سوال یہ ہے کہ طلبا کے نفسیاتی مسائل کو سمجھا کیونکر جائے۔ استاد کے لئے طلبا کے ذہنی مسائل کو سمجھنے میں ایک بڑی رکاوٹ درپیش ہے۔ وہ رکاوٹ یہ ہے کہ بالعموم استاد کا طالب علم سے رابطہ محدود ہوتا ہے۔ یہ رابطہ نہ صرف کلاس روم تک محدود ہوتا ہے بلکہ یہ ایک ایسا رابطہ ہے جس میں طالب علم بڑی حد تک اثر قبول کرنے کی حالت میں ہوتا ہے۔ یعنی وہ کلاس روم میں اپنی مرضی سے زیادہ استاد کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی شخصیت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ پس اس کے ذہن کو پوری طرح سمجھنا کسی قدر مشکل ہے۔ اس کا حل رابطے کو وسیع اور گہرا کرنے میں ہے۔ استاد کو چاہئے کہ وہ طالب علم کا مختلف حالات میں مشاہدہ کرے۔ طالب علم سے براہ راست سوالات کر کے نتائج اخذ کرنا ناقص طریق ہے۔ براہ راست طالب علم سے معلومات حاصل کرنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ استاد اسے اپنے ساتھ کسی کام میں شریک کرے۔ استاد کا یہ کردار کہ وہ کلاس روم میں آئے اور چالیس منٹ پڑھا کر چلا جائے موجودہ زمانے کا طریق تعلیم ہے جو ناقص ہے ورنہ صدیوں سے درس و تدریس ایک ہمہ وقتی پیشہ رہا ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ اساتذہ صبح و شام طلبا کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اس طرح طلبا نہ صرف بے شمار باتیں سیکھ لیتے تھے بلکہ اساتذہ اپنے طلبا کو بڑی آسانی سے بڑی گہرائی تک جان لیتے تھے۔ انتظام کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے استاد کو طالب علم سے ایک فاصلہ بھی قائم رکھنا پڑتا ہے مگر یہ فاصلہ قائم رکھنے کے لئے بہت تکلف کرنا استاد کے اپنے عدم اعتماد کی علامت ہے۔ استاد اگر اپنے مضمون پر حاوی ہے اور طلبا سے مخلص ہے اور لغو باتوں سے پرہیز کرتا ہے تو اس کے اور طالب علم کے مابین ضروری فاصلہ از خود قائم ہو جاتا ہے۔ طلبا کے نفسیاتی مسائل میں ان کی مدد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ استاد اور طلبا میں بے تکلفی ہو۔ ورنہ طلبا استاد کے سامنے اپنے خول سے باہر نہیں آئیں گے۔ استاد اگر طالب علم کے کسی غلط رویہ پر فوری طبعی ردعمل دکھائے گا تو طالب علم اور اس کے درمیان ایک حجاب حائل ہو جائے گا۔ پس استاد کو تھوڑی سی قربانی کر کے اور حکمت کے ساتھ طالب علم کو اپنے قریب کرنا چاہئے۔ اور اس کے لئے عملی رابطہ بڑا کارآمد ہوتا ہے۔ عملی رابطے سے مراد یہی ہے کہ استاد اور طالب علم کسی کام میں کسی سرگرمی میں شریک ہوں۔ اس لئے کلاس روم کے اندر بھی سرگرمیوں میں تنوع پیدا کیا جا سکتا ہے۔ طلبا کے سپرد چھوٹے چھوٹے کام کئے جا سکتے ہیں۔ بعض علمی و ادبی پروگرام اس طرح منعقد کئے جا سکتے ہیں کہ ان کا انتظام طلبا خود کریں وغیرہ وغیرہ۔ کلاس روم کے باہر انفرادی اور اجتماعی کام ہو سکتے ہیں۔ مثلاً خدمت خلق کے کام، وقار عمل، تفریحی سفر وغیرہ۔ ان تمام مواقع سے فائدہ اٹھا کر استاد طالب علم کو بڑی حد تک سمجھ سکتا ہے۔

بہرحال جب استاد کسی طالب علم کی شخصیت اور اس کے ذہنی مسائل کو سمجھ لیتا ہے، تو تربیت کا ایک بڑا اور بہت مشکل مرحلہ طے ہو جاتا ہے۔ استاد اگر ماہر نفسیات نہ بھی ہو تب بھی وہ اس بات کا اہل بن جاتا ہے کہ طالب علم کے کسی غلط رویہ کے ردعمل میں اس کے مناسب حال رویہ اپنائے۔ لیکن اگر استاد طالب علم کی ذہنی کیفیت اور اس کے پس منظر کو نہیں جانتا تو اس کے کسی غلط طرز عمل پر وہ جو فوری طبعی ردعمل دکھائے گا وہ اسے مزید ذہنی مشکلات سے دوچار کر دے گا۔ پس اس لحاظ سے مسائل کو سمجھنا ان کو حل کرنے کا ہی ایک بڑا حصہ ہے۔ استاد کی سوچ پھر طالب علم تک رفتہ رفتہ منتقل ہوتی ہے۔ اور طالب علم خود بھی اپنے مسائل کا بہتر ادراک کر سکتا ہے۔ جدید نفسیاتی علاج اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ لاشعور میں دبے ہوئے عوامل کو شعوری طور پر سمجھ لیا جائے۔

طلباء کے انفرادی نفسیاتی مسائل بے حد متنوع اور پیچیدہ ہو سکتے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا ہے کہ ہمارے ہاں گہرے نفسیاتی عوارض کم ہیں مگر بہت سے طلبا ہیں جو ذہنی اعتبار سے پوری طرح صحت مند نہیں ہیں۔ اور کافی تعداد میں ایسے طلبا ہیں جو جذباتی عدم توازن کا شکار ہیں۔ اب مشکل یہی ہے کہ استاد کے سامنے اصل بیماری نہیں بلکہ اس کی کچھ علامات ہی ہوتی ہیں جن کے ذریعے اسے طالب علم کے ذہنی مسئلہ کو سمجھنا چاہئے۔

جذباتی عدم توازن کا اظہار عموماً دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ طالب علم کا انداز جارحانہ (Aggressive) ہوتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ الگ تھلگ سا نظر آتا ہے (Withdrawn)۔ پہلی صورت میں وہ بغاوت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اطاعت نہیں کرتا۔ اسے ساتھ لے کر چلنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ دوسری صورت میں طالب علم کی شخصیت دبی دبی سی ہوتی ہے۔ وہ شرمیلا ہوتا ہے۔ لوگوں سے تعلقات قائم کرنا اس کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ اب یہ استاد کا کام ہے کہ وہ ایسی علامات کو دیکھ کر طالب علم کے مسئلہ کو پہچانے اور پھر ان وجوہات کے اثر کو دور کرے جو اس کے پس منظر میں کارفرما ہیں۔ استاد طالب علم کی شخصیت کو اس کے پورے پس منظر کے ساتھ سمجھ لے تو بات آسان ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر وہ یہ دیکھے کہ طالب علم کی پرورش گھٹے ہوئے ماحول میں ہوئی ہے تو وہ اسے حکمت کے ساتھ اپنے جذبات کے اظہار کا موقع فراہم کرے۔ اور اس پر مناسب حال ردعمل دکھائے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ اس طرح کے چند مواقع پا کر ہی طالب علم کے جذباتی تناؤ میں کمی ہو جاتی ہے۔

آیئے اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ طالب علم کے ناآسودہ ذہن کے پس منظر میں کیا وجوہات عموماً کارفرما ہوتی ہیں۔ میرے خیال کے مطابق عام ذہنی مسائل کے پس منظر میں عموماً دو وجوہات ہوتی ہیں۔ ایک وجہ گھر میں ماں یا باپ کا کوئی نہ کوئی غلط رویہ ہوتا ہے۔ اور دوسری وجہ طالب علم کی کوئی جسمانی کمی یا کمزوری ہوتی ہے جو اسے احساس کمتری وغیرہ میں مبتلا کر سکتی ہے۔

والدین کا ہر رویہ بچوں کے لئے بے حد اہم ہوتا ہے۔ ماں اور باپ کے شعوری اور لاشعوری رویے ہی بچے کی شخصیت کی تعمیر کرتے ہیں۔ یہ بات ہم نے آنحضرت ﷺ سے سیکھی ہے۔ والدین کے غلط رویے بہت سے ہو سکتے ہیں مگر عموماً یہ صرف حد سے زیادہ سختی یا صرف حد سے زیادہ نرمی ہے جو مسائل پیدا کرتی ہے۔ اس بے اعتدالی کے نتیجے میں طالب علم کی شخصیت ذہنی اور جذباتی اعتبار سے عدم توازن کا شکار ہو سکتی ہے۔

جہاں تک والدین کی نرمی کا تعلق ہے اگر ماں باپ دونوں اچھے کردار کے مالک ہوں تو نرمی کا نقصان سختی کی نسبت کم ہوتا ہے۔ والدین کا کردار بلند ہو اور وہ بچوں پر حسن ظن رکھتے ہوں تو فطرت صحیحہ ضرور اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ مگر نرمی بھی کئی قسم کی ہو سکتی ہے۔ بے جا لاڈ پیار سے بچے کا بگڑنا ایک معروف بات ہے۔ اسی طرح بعض والدین بچوں کو اس طرح لاڈ پیار سے رکھتے ہیں کہ گویا انہیں مخمل کے کپڑوں میں لپیٹ کر رکھا ہوا ہے۔ انہیں کسی قسم کی دقت اور مشکل کا سامنا نہیں کرنے دیتے۔ ہر وقت ان کی تعریفیں ہوتی ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ فرما چکے ہیں کہ تعریف نفس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ بات بڑی واضح ہے۔ انسان کسی عظمت کے حصول کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ اگر تعریف کر کے گویا عظمت کو اس کے قدموں میں ڈال دیا جائے تو اسے کہیں جانے کی کچھ حرکت کرنے کی اور کوئی کام کرنے کی کیا ضرورت باقی رہے گی۔ بہرحال ایسے بچے جن کی تعریف ہوتی رہے۔ جنہیں غیر ضروری توجہ دیں جن پر کوئی ذمہ داری نہ ڈالی جائے جنہیں گھر سے باہر ہی نہ نکالا جائے ان کی شخصیت کی پوری نشوونما نہیں ہوتی۔ ان کی شخصیت پروان نہیں چڑھتی۔ وہ نرگسیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اپنی ذات کے اندر ہی ڈوبے رہتے ہیں۔ ایسے بچوں اور ایسے طلبا کی ذہنی نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ ان کے سامنے کچھ چیلنج رکھے جائیں۔ ساتھیوں کے ساتھ ان کے مقابلے کروائے جائیں یعنی بچپن میں جو مواقع انہیں میسر نہیں آسکے تھے اس قسم کے مواقع ان کے لئے پیدا کئے جائیں۔

تیسری قسم کے نفسیاتی مسائل کے پس منظر میں طالب علم کی کوئی جسمانی کمی یا کمزوری کارفرما ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اس کا قد چھوٹا ہے، رنگ سیاہ ہے یا وہ بدشکل ہے وغیرہ وغیرہ ایسی کمی کے نتیجہ میں جو احساس پیدا ہوتا ہے وہ انسان کو بہت بلند مقام تک لے جا سکتا ہے بشرطیکہ انسان اس کے بوجھ سے بالکل دب نہ جائے۔ استاد کو چاہئے کہ وہ ایسے طالب علم کی استعدادوں کا مطالعہ کر کے اسے یہ بتائے کہ وہ کس میدان میں اپنی شخصیت کا اظہار کر سکتا ہے۔ اگر وہ اس لحاظ سے صحیح راستے پر گامزن ہو جائے تو وہ اپنے ساتھیوں سے بہت آگے نکل جائے گا۔

نفسیات ایک بہت وسیع مضمون ہے۔ تاہم اس مختصر سے تعارفی مضمون کا مقصد یہ ہے کہ طلباء کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے استاد کو چاہئے کہ وہ نفسیات کے علم سے مدد لے۔ خصوصاً نفسیاتی مسائل کے شکار طالب علموں کے اندر اس طرح پر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کی جا سکتی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدا کی خاطر تلخی کی زندگی قبول کرو

○ خدا کی خاطر تنگی اختیار کرنے کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ کی قیمتی ہدایات الفضل مورخہ 98-6-2 میں شائع ہو چکی ہیں اس کا خلاصہ درثمین کے ایک شعر میں یوں بیان ہوا ہے۔ فرمایا

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کا بھی یہی مقصد ہے کہ دین کی خاطر ہم کفایت شعاری اختیار کریں اور اپنی بعض جائز ضروریات بھی پس پشت ڈال کر دین کی مضبوطی کے لئے اپنی قربانیوں کو بڑھائیں کہ اس میں دین کی مضبوطی کے علاوہ ہماری اپنی روحانی ترقی کے سامان بھی ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری افضل طاہر صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ منزہ صادقہ صاحبہ بنت محترم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی تقریب رخصتانہ 15۔جنوری 2000ء کو ٹوکیو جاپان میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم سید سجاد احمد شاہ نیشنل امیر صاحب جاپان نے دعا کروائی۔

عزیزہ کا نکاح 23۔ ستمبر 1991ء کو جاپان میں محترم سید سجاد احمد شاہ صاحب نے مکرم ڈاکٹر زاہد الرحمان صاحب سے پڑھا تھا۔

اگلے روز نشی گایا میڈیکل یونیورسٹی
Nishi Gaya Med. University
میں مکرم ڈاکٹر زاہد الرحمٰن صاحب نے ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احمدی احباب کے علاوہ یونیورسٹی کے پروفیسرز' ڈاکٹرز اور غیر ملکی طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ محترم نیشنل امیر صاحب نے دعا کرائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب ناظم انصاراللہ علاقہ لاہور کی والدہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مورخہ 2000-2-29 بروز منگل شام پونے چھ بجے لاہور میں بعمر 105 سال وفات پا گئیں۔ 2000-3-1 بروز بدھ دارالذکر لاہور میں آپ کی نماز جنازہ محترم امیر صاحب ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب نے پڑھایا۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز ظہر محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر آپ ہی نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں آپ نے 8 بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عنایت فرمائے۔

○ محترمہ شاہدہ مرزا صاحبہ دارالبرکات ربوہ لکھتی ہیں۔

میری بہن افتخار قریشی کے شوہر مکرم مقبول احمد قریشی صاحب اکاؤنٹنٹ انٹر کانٹینینٹل ہوٹل کراچی 29۔ فروری 2000ء کو لندن میں دل کے حملہ سے وفات پا گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا چھوڑا ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم نصیر احمد صاحب ولد جان محمد صاحب آف مغل آباد راولپنڈی ایک روز فضل عمر ہسپتال میں بیمار رہنے کے بعد مورخہ 2۔ فروری کو ساڑھے بارہ بجے وفات پا گئے آپ موصی تھے 3۔ فروری کو بعد نماز مغرب بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مرحوم نے ایک بیوہ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب کے سب شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کے ایک بیٹے بشیر احمد صاحب شاہد حلقہ گلشن حدید کراچی کے سیکرٹری مال اور جنرل سیکرٹری ہیں۔

احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ

○ عائشہ دینیات اکیڈمی میں داخلہ یکم اپریل سے شروع ہوگا اور 10۔ روز تک جاری رہے گا۔ طالبات اس دوران اپنی درخواستیں پرنسپل کے نام بھجوائیں۔ طالبہ کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس طالبات اپنی دینی علمی ترقی کے لئے اس ادارے میں داخل ہوں۔ مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ طالبات کو کتب برائے مطالعہ ادارے کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ خدا کے فضل سے 1993ء سے یہ ادارہ نظارت تعلیم کے زیر انتظام خدمات انجام دے رہا ہے۔ طالبات اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی۔ ربوہ)

دورہ برائے توسیع اشاعت الفضل

○ محترم امیر صاحب۔ صدران حلقہ جات۔ مربیان کرام عہدیدران و احباب جماعت کراچی سے گذارش ہے کہ نمائندہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر دورہ پر درج ذیل مقاصد کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

1۔ توسیع الفضل کے لئے نئے خریدار بنانا۔
2۔ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔
3۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب۔ اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

صدر کلنٹن دورہ کریں گے

امریکی حکومت کی طرف سے حتمی طور پر اس بات کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ صدر کلنٹن مارچ کے آخر میں جنوبی ایشیا کے دورے میں پاکستان کا بھی دورہ کریں گے۔ ایک وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے اخبار نویسوں کو یہ بیان دے کر کئی مہینوں سے جاری بحث کا خاتمہ کر دیا ہے۔ صدر کلنٹن نے اخبار نویسوں کو خود بتایا کہ وہ پاکستان جا رہے ہیں۔ امریکی ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکی صدر پاکستان ٹیلی ویژن پر پاکستانی قوم سے لائیو خطاب بھی کرنا چاہتے ہیں امریکہ میں پاکستانی سفیر ملیحہ لودھی نے اس اعلان پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے بھارتی لابی کی شکست قرار دیا ہے۔

چیچنیا میں 86 روسی فوجی ہلاک

چیچن مجاہدین نے ایک کارروائی کے دوران 86 روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جنوبی پہاڑی علاقہ میں ہلاک ہونے والوں میں 13 افسر اور 73 دوسرے فوجی شامل ہیں۔ تین دن کی لڑائی میں 170 مجاہد شہید ہو گئے۔ مجاہدین نے وادی آرگن کے ایک گاؤں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے روسی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ روسی فوج نے پہاڑی علاقے میں 10 ہزار مجاہدین کو گھیرے میں لے لیا ہے۔

جموں میں کرفیو

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان تازہ جھڑپوں میں 18 بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ مجاہدین نے بھارت نواز مسلح ایجنٹ تنظیم الاخوان کے سرکردہ کمانڈر منظور احمد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ بعد میں فوج نے پورے علاقے کو گھیرے میں لیکر تلاشی اپریشن شروع کر دیا۔ شہریوں نے جگہ جگہ مظاہرے کئے۔ جموں میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

آسیہ اندرابی گرفتار

دختران ملت کی راہنما آسیہ اندرابی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بھارتی سیکیورٹی فورسز کی طرف سے آسیہ اندرابی کے گھر سے کرنسی اور دھماکہ خیز مواد برآمد کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

بھارتی پارلیمنٹ میں شدید ہنگامہ

بھارتی لوک سبھا میں بہار اور آر ایس ایس کے مسئلے پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ جس پر سپیکر نے اجلاس ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔ بہار میں قوم پرستوں کی حکومت کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اپوزیشن نے مطالبہ کیا کہ آر ایس ایس میں سرکاری ملازمین کی شمولیت پر پابندی لگائی جائے۔

نائیجیریا میں فسادات

نائیجیریا میں کمیونسٹ دھڑوں میں تصادم کے دوران 40 ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ کئی گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ صورت حال پر قابو پانے کیلئے فوجی دستے تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

تائیوان کی خودمختاری

چین نے تائیوان کے مسئلے پر ایک بار پھر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ کا نام لئے بغیر کہا ہے کہ بعض دشمن مغربی طاقتیں چین کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ چینی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ تائیوان کی آزادی کا مطلب صرف اور صرف جنگ ہوگا۔ چین کو نیچا دکھانے کی کوششیں ناکام بنا دیں گے۔ مغربی طاقتیں چین پر مغربیت مسلط کرنا اور اسے تقسیم کرنا چاہتی ہیں۔ ہم ایسا نہیں کرنے دیں گے۔

افغان خانہ جنگی کے خاتمہ کیلئے مذاکرات

جدہ میں افغان خانہ جنگی کے خاتمہ کیلئے مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ جس میں طالبان اور شمالی اتحاد کے نمائندے شامل ہیں۔ ان مذاکرات کا مقصد افغانستان میں امن کی بحالی کیلئے کوئی فارمولا وضع کرنا ہے۔

یوم اسیران کشمیر

دنیا بھر کے کشمیری 12- مارچ کو یوم اسیران کشمیر منائیں گے۔ اس بات کا فیصلہ سری نگر میں کل جماعتی حریت کانفرنس میں ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں کیا گیا۔

انسداد منشیات

افغانستان میں ٹنوں ہیروئن اور حشیش نذر آتش کر دی گئی۔ قندھار میں نذر آتش کی گئی منشیات میں 355 کلوگرام ہیروئن اور دو ہزار کلوگرام حشیش تھی۔

چلی کے ڈکٹیٹر کے خلاف مقدمہ

چلی کی ایک عدالت نے ملک کے سابق ڈکٹیٹر جنرل پنوشے پر مقدمہ چلانے کے لئے کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔

کشمیری رہنماؤں کی ملاقات پر پابندی

جودھپور جیل میں کشمیری رہنماؤں سے ان کے وکلاء اور رشتہ داروں کی ملاقات پر دوبارہ پابندی لگا دی گئی ہے۔ جیل میں ظالمانہ سلوک کی وجہ سے قائدین کی صحت بری طرح خراب ہو گئی ہے۔

بھارت دہشت گرد ہے

بھارت جمہوریت کی آڑ میں دنیا میں دہشت گردی پر عمل کرنے والے ملکوں میں سے ایک بڑا ملک ہے۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 8 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 9۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-14
جمعہ 10۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 5-02
جمعہ 10۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-23

پرویز مشرف سچے شخص ہیں

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے 12۔اکتوبر کے اقدام کے آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی درخواستوں کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہاکہ پرویز مشرف سچے شخص ہیں۔ نظریہ ضرورت زیادہ اچھا اور کم برا ہے۔ اس قانون کو لاگو کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر گھر کو آگ لگ جائے اور دوسرے مکانوں تک پھیل رہی ہو تو گھر کو گرانا بہتر ہوتا ہے۔ عدالت فیصلہ کرے گی کہ چیف ایگزیکٹو کے ایجنڈے کے لئے آئین میں ترمیم کا اختیار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ آئین معطل ہو تو ملکی نظام چلانے کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔ بڑی برائی سے بچنے کے لئے چھوٹی برائی اختیار کرنا نظریہ ضرورت ہے۔ عدالت فیصلہ کرے گی کہ چیف ایگزیکٹو کے ایجنڈے کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے انہیں آئین اور قانون میں ترمیم کا اختیار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

اچھے ہیں تو الیکشن لڑیں

سپریم کورٹ کی بارہ رکنی فل کورٹ کے روبرو دلائل دیتے ہوئے صفائی کے وکیل خالد انور نے کہاکہ اگر چیف ایگزیکٹو اچھے اور سچے شخص ہیں تو الیکشن لڑیں لوگ انہیں ووٹ دے دیں گے۔ جج صاحبان قوم کو سینکڑوں سال پیچھے دھکیلنے کا کام نہ کریں بلکہ انصاف کریں۔ انہوں نے کہاکہ اگر میاں نواز شریف کا قصور ہے تو انہیں نااہل قرار دیا جائے لیکن دوسرے اراکین پارلیمنٹ کا کیا قصور ہے۔ پارلیمنٹ میں مسلم لیگ کے علاوہ دوسرے لوگ بھی ہیں۔ مارشل لاء اندرونی بغاوت اور بیرونی جارحیت پر قابو پانے کے لئے جائز ہے۔ اسے معاشی ترقی یا معاشرتی اصلاحات کا آلہ کار نہیں بنایا جاسکتا۔ چیف ایگزیکٹو جمہوریت بحال کرنا چاہتے ہیں اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔ ایسے میں مدت کا تعین کرنا چاہئے۔ خالد انور نے کہاکہ کسی جج کو ضمیر کے خلاف فیصلہ کرنا پڑے تو اسے مستعفی ہو جانا چاہئے۔

چیف ایگزیکٹو قانون سازی کرسکتے ہیں

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ آئین کی معطلی کے دوران چیف ایگزیکٹو قانون سازی کر سکتے ہیں۔ ایک فاضل جج نے کہاکہ قوانین میں ترامیم کئے بغیر نظام کیسے چل سکتا ہے۔ الیکشن کرانا ہو تو اس کے لیے بھی قوانین میں ترامیم کرنا ہوں گی۔ ترامیم کا اختیار دینا ضروری ہے مگر عدالتوں کی نظرثانی سے مشروط ہے۔

تربیلا ڈیم کی جھیل خالی ہوگئی

3 مارچ کو تربیلا ڈیم کی جھیل میں پانی کی سطح یکدم گری اور 4 مارچ کو ڈیڈ لیول پر پہنچ گئی۔ جس کے بعد واپڈا نے پانی کے اخراج پر پابندی لگا دی۔ مگر اہم اجلاس میں فیصلہ کے بعد صوبوں کے لئے پانی جاری کیا گیا تو سطح ڈیڈ لیول سے بھی نیچے چلی گئی۔ ممبر واپڈا نے بتایا ہے کہ گزشتہ برسات میں جھیل پوری طرح بھری نہیں تھی۔ اس کے باوجود ربیع کی فصل کے لئے 9 ملین ایکڑ فٹ پانی مہیا کیا گیا تربیلا ڈیم اپنی عمر پوری کرچکا ہے۔ دس سال میں اس کی موجودہ گنجائش بھی ختم ہو جائے گی۔ تربیلا ڈیم کی موجودہ صورت حال سے گندم کی فصل کے متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

فوجی حکومت سے خوفزدہ نہیں

سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ غیر قانونی فوجی حکومت یا اس کے فیصلوں سے خوفزدہ نہیں نظربند مسلم لیگی رہنماؤں کو تشدد کا نشانہ بنا کر بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ سعودی اخبار کو ایک تحریری انٹرویو میں نواز شریف نے کہاکہ عبادت کے علاوہ جیل میں اپنا وقت لکھنے اور پڑھنے میں گزارتا ہوں۔

پاکستان کے امتیازی قوانین

ایک اخبار نے لکھا ہے کہ پاکستان میں عورتوں کے خلاف امتیازی قانون موجود ہیں۔ صرف 5 فیصد کوٹے پر بھی عمل نہیں ہوا۔ بھائی دھمکی دیکر بہنوں کو وراثت سے دستبردار ہونے پر مجبور کردیتے ہیں۔

ایک جرنیل کی غلطی کی سزا

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ ایک جرنیل کی غلطی کی سزا پوری فوج کو بھگتنا پڑے گی۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ایسی جگہ پہنچ جائیں کہ پچھتانا پڑے۔ سازش کے تحت فوج کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔

اوکاڑہ کے چھ کھلاڑی ہلاک

اوکاڑہ کرکٹ ٹیم کے چھ کھلاڑی ٹریفک حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ 7 شدید زخمی ہوگئے دو زخمیوں کو لاہور منتقل کردیا گیا۔ ٹیم میچ کھیلنے کے لئے پاکپتن جارہی تھی۔

دفاعی بجٹ کم کرنے پر غور

سیکرٹری خزانہ نے بتایا ہے کہ فوجی حکومت ازخود دفاعی بجٹ کم کرنے کا سوچ رہی ہے۔ نیب کے ذریعے قرضوں کی واپسی مسائل کا حل نہیں۔ نیب گزشتہ حکومتوں کے قرضے وصول کرلے گا تو آئندہ کے قرضے کون واپس لے گا۔ ایڈمنسٹریٹر سٹاف کالج کوئٹہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا اطلاق بیرونی قرضوں پر نہیں ہوتا۔

ملک اور دلوں پر حکومت

بیگم کلثوم نواز نے دعویٰ کیا ہے کہ حکمران ملک پر اور نواز شریف دلوں پر حکومت کر رہے ہیں۔

ایف سولہ کے بدلے کچھ نہ ملا

پاکستان نے ایف سولہ طیاروں کے حصول کے لئے جو بھاری رقم امریکہ کو دی تھی نہ وہ رقم ملی نہ اس کے بدلہ میں گندم ملی۔ امریکہ نے چپ سادھ لی ہے۔ پاکستان نے رقم کا مطالبہ کیا تو امریکہ نے جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا۔

عیدالاضحیہ 17 مارچ کو

ملک میں ذی الحجہ کا چاند نظر آگیا ہے اس کے مطابق اب عیدالاضحیہ جمعہ کے روز 17 مارچ کو ہوگی۔

جہادی کیمپ بند کئے جائیں

تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ کشمیر اور افغانستان کے کیمپوں سے تربیت پاکر آنے والے دہشت گردوں نے پاکستان میں بے گناہ شیعہ عوام کو قتل کیا۔ یہ جہادی کیمپ بند کئے جائیں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ دہشت گردی پھر شروع ہونے والی ہے۔ موجودہ وقفہ عارضی ہے موجودہ حکومت اور سابق حکومت کی پالیسیوں میں کوئی فرق نہیں۔

ایدھی کو 20۔ایکڑ زمین کی پیشکش

لاہور ہائی کورٹ کے ایک فل بنچ نے گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کے لئے "ایدھی چلڈرن ولیج" کے قیام کے لئے 20۔ایکڑ سے زائد زمین دینے کی پیشکش کی ہے۔ ڈی سی لاہور نے موٹروے کے قریب اراضی کی نشاندھی کر دی۔ ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ نے بھی اراضی کی پیشکش کی ہے۔ عدالت نے کہاکہ حضرت ایدھی قوم کے لئے نعمت ہیں۔

نمائندگان روزنامہ الفضل
شعبہ اشتہارات کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ اور مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندگان روزنامہ "الفضل" ربوہ شعبہ اشتہارات اپنے دورے پر اضلاع لاہور، قصور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، حافظ آباد تشریف لا رہے ہیں عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

VISUAL BASIC
PROESSIONAL TRAINING
3 MONTH COURSE
ABACUS
NASIR ABAD WEST
PHONE: 211668

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515، رہائش 212300

آپ کی سہولت کے لئے
ربوہ کا تعلیمی معیار بلند دیکھ کر اور تعلیمی ضروریات میں ورائٹی کی کمی دیکھ کر ہم نے فیصلہ کیا کہ یہ کمی پوری کی جائے لہذا برانچ
ظفر بک ڈپو سرگودھا
فون 0451-716088
شاہین مارکیٹ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ کھول دی گئی ہے۔

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61